Bulletin No. 12 – Fruit Series.]

پھلدار درختوں کی کاشت کا رسالہ نمبر ۱۲

DEPARTMENT OF AGRICULTURE, UNITED PROVINCES.

محکمۂ زراعت ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

لیچی

مصنفہ

نارائن دولیچند ویاس۔ ایل۔ اے۔ جی

امپیریل انسٹیٹیوٹ آف اگریکلچرل ریسرچ پوسا

الہ آباد

باہتمام سپرنٹنڈنٹ پرنٹنگ و اسٹیشنری ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

سنہ ۱۹۳۵ء

Price 1 anna 6 pies.

قیمت ۱ر۶ پائی

لیچی LICHI

لیچی کا پیڑ نہایت خوبصورت اور سر سبز رہنے والا ہوتا ہے۔ یہ فروری۔ مارچ میں پھولکر وسط مئی سے آخر جون تک پھل دیتا ہے۔ اسکی عمر کافی بڑی ہوتی ہے اور یہ پھل بھی بہت دیتا ہے۔ گرمی اور سردی برداشت کرنیکی اس میں کافی طاقت ہوتی ہے۔ پیڑ کا گھیرا تقریباً ۲۰ فٹ اور اونچائی قریب ۴۰ فٹ ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا گھیرا اور اونچائی پانے تک پیڑ کی عمر قریب بیس سال ہو جاتی ہے تنہ کا قطر ۱½ فٹ سے ۲ فٹ تک ہوتا ہے۔ پتے آم کی پتہ کی شکل کے لیکن اشوک کے پتے جیسے چکنے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ پیڑ جب پھلتا ہے تو ہر ایک ٹہنی پر لال پھلونکے گچھے لٹکے رہنے کے سبب بڑا خوبصورت دکھلائی دیتا ہے۔ پیڑ کی شکل اگر اسے چاروں طرف پھیلنے کی پوری جگہ ملے تو وہ خاصی گول ہو جاتی ہے لیکن اگر دوسرے پیڑوں کے ساتھ یا گھنا لگایا جائے جیسا کہ دوسرے پھلوں کے پیڑ یو۔ پی میں لگائے جاتے ہیں تو پیڑ بہت پتلا اور اونچا ہو جاتا ہے پھل اخروٹ کے برابر چھوٹے انڈے کی شکل کا لیکن اس سے کچھ لمبا ہوتا ہے۔ پھل والی ٹہنیاں پتلی پتلی ہوتی ہیں اور ہر ایک ٹہنی پر تین پھل سے دس پھل تک بیٹھتے ہیں۔ جب پھل پکنے پر ہوتے ہیں تو پہلے کچھ پیلے ہو کر سرخ ہو جاتے ہیں چھلکا کچھ کھُردرا ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس میں نرم کانٹے لگے ہوں۔ اگر پھلونکو بہت دنوں تک پیڑ پر چھوڑ دیا جائے تو چھلکے کا رنگ بگڑ جاتا ہے وہ کڑکیلا (Brittle) اور بھورے رنگ کا ہو جاتا ہے۔ پھلونکا گودا سفید نرم اور رسدار ہوتا ہے جسکے اندر چکنا چمکیلا بھورے رنگ کا سخت چھلکے والا ایک بیج ہوتا ہے جس سے گودا بسہولیت چھڑایا جا سکتا ہے۔ ذائقہ میں یہ پھل خاص طرح کا میٹھا ہوتا ہے۔ کسی کسی میں گلاب کے مانند خوشبو ہوتی ہے۔

<u>اقسام</u>۔ اسکی تحقیق ابتک پورے طور سے نہیں ہوئی ہے۔ پھلونکے اقسام عموماً انکی شکل۔ ذائقہ خوشبو اور گودے کی موٹائی سے کئے جاتے ہیں۔ لیکن انکے کوئی خاص نام نہیں ہیں۔ پیڑ پکے چھوٹے بیج والے پھلونکو بیدانہ اور خوشبو والونکو گلابی لیچی کہتے ہیں ایسی قسمیں اکثر نجی باغوں میں پائی جاتی ہیں۔ یہ اوصاف مختلف پیڑوں میں جدا جدا ہوتے ہیں۔ پھلونکی شکل پیڑ کی عمر پر منحصر ہوتی ہے۔ بہت چھوٹے یا پرانے پیڑونکے بہ نسبت درمیانی عمر کے کافی بڑے پیڑونکے پھل بڑے ہوتے ہیں۔ موجودہ حالتیں لیچی کی قسموں کے چننے کے لئے بہتر

بیچنے والوں ہی پر بھروسہ کرنا پڑیگا عموماً مندرجہ ذیل اقسام اس صوبہ میں ملنے گئے ہیں۔

(۱) جلدی پکنے والی سرخ۔
(۲) دیر سے پکنے والی سرخ۔
(۳) جلدی پکنے والی بیدانہ۔
(۴) دیر سے پکنے والی بیدانہ۔
(۵) کلکتیا۔

پہلی اور تیسری قسم کے پھلوں میں مئی کے آخر میں سرخی آنی شروع ہوکر تقریباً دس دن یا دو ہفتہ تک جاتے ہیں۔ کلکتیا اور دیر سے پکنے والی بڑی سرخ لیچیاں ۱۵ جون سے پکنا شروع ہوکر آخر جون تک پھل دیتی ہیں ڈیرادون کی آب و ہوا ٹھنڈی ہونے سے وہاں لیچی دیر سے پکتی ہے ۱۵ جون سے لیکر آخر جولائی تک یعنی قریب ڈیڑھ مہینہ تک پھل دیتی رہتی ہیں۔

وطن۔ لیچی کی جائے پیدائش چین مانی گئی ہے۔ وہیں سے یہ ہندوستان میں آئی ہے تعجب ہے کہ اتنے اچھے پھل کی کھیتی صرف شمالی بہار کے دربھنگہ اور مظفرپور کے ضلعوں میں ہی ہوتی ہے کسی حد تک اس صوبہ کے دوسرے حصوں میں اور بنگال میں ہگلی کے آس پاس بھی ہوتی ہے۔ یو۔پی میں خاصکر ہمالیہ کے دامن سہارنپور اور ڈیرادون کے ضلعوں میں ہوتی ہے کچھ حد تک بنارس۔ الہ آباد۔ اعظمگڈھ۔ مظفرنگر۔ فیض آباد وغیرہ کے ضلعوں میں بھی لیچی کی کھیتی ہوتی ہے لیکن تجارتی پیمانہ پر نہیں ہوتی۔

اس سے یہی مطلب نکالا جاسکتا ہے کہ دوسری جگہوں کی آب و ہوا یا مٹی یا دونوں ہی اسکی کھیتی کے لئے مفید نہیں ہے یا یوں کہئے کہ دوسری جگہہ میں اسکے پھیلانیکی کوشش ہی نہیں کی گئی۔ یہ ایسی بات ہے جسکی تحقیق ضروری ہے اگر ممکن ہو تو ایسا اتنا اچھا پھل ہے کہ اسکی کھیتی کی طرف باغیچہ والوں کی توجہ ہونی چاہئے۔

(Alluvial loam)
مٹی اور آب و ہوا۔ مظفرپور اور دربھنگہ جہاں اسکی کھیتی خاص طور پر ہوتی ہے وہاں کی مٹی کچھار دومٹ ہے مٹی کی ایسی حالت یو۔پی کے ڈیرادون کے ضلع میں جہاں اسکی کھیتی ہوتی ہے وہاں اور گنگا کی کچھار مٹی جہاں اسکی کھیتی زیادہ نہیں ہوتی وہاں بھی پائی جاتی ہے۔ بہار کے ضلعوں میں جہاں لیچی ہوتی ہے وہاں کی مٹی میں قریب ۳۰ فیصدی چونا (Calcium Carbonate) پایا جاتا ہے جو یقیناً زیادہ ہے نیچے کی مٹی (Sub soil) اور اوپر کی مٹی (Surface soil) میں جیتن پدارتھ (Organic matter) کے سوا بہت فرق نہیں ہوتا نیچے کی مٹی میں جیتن پدارتھ کم ہوتا ہے مگر اوپر کی مٹی میں بھی بہت نہیں ہوتا۔ قریب پندرہ بیس فیٹ تک ایک ہی طرح کی مٹی ملتی ہے جسکے بعد بالو کی

زیادتی ہوتی جاتی ہے ان ضلعوں کی اوسط بارش ۴۰ سے ۴۵ انچ تک ہوتی ہے اور یہ سب جیسا کہ شمالی ہندوستان کے دوسرے حصوں میں ہوتی ہے وسط جون سے آخر ستمبر تک ہوتی ہے۔ جہاں لیچی ہوتی ہے ان حصوں میں آخری مئی میں بھی کچھ بارش ہو جاتی ہے جس سے لیچی کو بڑا فائدہ ہوتا ہے اس سے پھل بڑے ہو جاتے ہیں اور انکا ذائقہ بھی اچھا ہو جاتا ہے۔

لیچی کے پیڑوں کے پھولنے کیوقت سے پھلنے تک زیادہ سے زیادہ گرمی ۷۰ ڈگری (70° F) ہے لغایت جون میں ۱۰۰ ڈگری تک پہونچ جاتی ہے کبھی کبھی دو ایک روز کے لیے جون میں ۱۱۰ ڈگری تک بھی پہونچ جاتی ہے۔ لیچی کی کھیتی ہوا کی نمی اور پھلوں کے پکنے کیوقت لو نہ چلنے پر منحصر ہے۔ کیونکہ گرم ہوا یعنی لو چلنے سے پھل پھٹ جاتے ہیں جس کے لیے یو پی میں خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ یہی سبب ہے کہ ترائی کے سہارنپور اور ڈیرادون کی ٹھنڈی اور نم ہوا میں اسکی کھیتی زیادہ تر ہوتی ہے اور پھل بھی عمدہ ملتے ہیں۔ اسلیے مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کچھار مٹی جس میں چونا زیادہ ہو اور وہ جگہ جہاں کی گرمی پیڑوں کے پھولنے اور پھلنے کیوقت ۷۰ ڈگری سے ۱۰۰ ڈگری تک ہو اور جہاں کی ہوا میں کافی نمی ہو اسکی کھیتی کے لیے اچھی ہے۔

تجارت کے لحاظ سے اسکی کھیتی وہاں بھی ہو سکتی ہے جہاں کی آب و ہوا اسکی کھیتی کیلیے موافق ہو لیکن جہاں پر نہر یا کنویں سے پانی آسانی سے دیا جا سکے۔ اور جہاں پر ہوا کی روک کیلیے تھوڑی تھوڑی دوری پر ایسے پیڑ لگائے جائیں جس سے اسکا (لو کا) اثر کم ہو اور جہاں کی مٹی میں چونا کم ہو مٹی کی تیاری کے وقت ڈال دیا جائے۔

پودے کی تیاری۔ داب قلم یا گوٹی کے پودے سہولیت اور کامیابی کے ساتھ تیار کیے جا سکتے ہیں۔ دونوں میں ایک ہی اصول ہے۔ پہلی ترکیب میں ٹہنی زمین میں دبا دی جاتی ہے اور دوسری میں ایک چھٹی کے ٹکڑے میں مٹی ٹہنی پر باندھ دی جاتی ہے۔ دونوں ہی حالت میں پانی دینے کا پورا پورا خیال رکھنا پڑتا ہے مگر گوٹی میں اسکی طرف زیادہ توجہ کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ جڑوں کا نکلنا باہر کی سینچائی ہی پر منحصر ہے۔ مندرجہ بالا دونوں ترکیبوں میں سے گوٹی کی ترکیب بہت سہل ہے اور یہ زیادہ تر کام میں لائی جاتی ہے۔ اسکی کامیابی ٹہنی کے چناؤ اور بقدر ضرورت سینچائی پر منحصر ہے ایک سال کی عمر کی تندرست بیچ کی انگلی اتنی موٹی ٹہنی اسکے لیے مناسب ہے اس ٹہنی پر ایک قلمی (Budding knife) یا معمولی چاقو سے دو کٹاؤ ایک دوسرے سے ڈیڑھ یا دو انچ کی دوری پر ایسے لگانا چاہیے کہ وہ چھال کی گہرائی کے برابر ہوں۔ پھر دونوں کو ایک لمبے کٹاؤ سے جوڑ کر چاقو کی مدد سے چھال علیحدہ کر دینی چاہیے۔ اسکے بعد تین ہفتہ کے لیے اگر ٹہنی ویسی ہی کھلی ہوئی چھوڑ دی جائے تو کٹے ہوئے حصہ پر چھال کے نزدیک (کاٹے جانے والی ٹہنی کی طرف) تھوڑی تھوڑی ایک طرح کی پھولی ہوئی بانٹھ بنجاتی ہے۔ جب یہ بانٹھ دکھلائی

دے تب اس حصہ پر مٹی باندھی چاہیے (اگر دو ہفتہ میں کچھ بھی بار ھنہ دکھلائی دے تو ایسے پودہ تیار کرنیکے بہ نسبت اسکو چھوڑ دینا ہی اچھا ہے) یہ مٹی چٹی کے ٹکڑے میں باندھی جا تی ہے۔ ان کا سہل طریقہ یہ ہوگا کہ ۹ انچ لمبا چوڑا چٹی کا ٹکڑہ الیکر اسکا ایک سرا کچھ موٹی شکل سے جہاں چھلی ہوئی جگہ سے دو تین انچ کی دوری پر ٹہنی کے ساتھ اس طرح باندھ دیا جائے کہ پھیلانے سے کیپ (Funnel) جیسا ہو جائے اس چٹی میں تھوڑی سی مٹی بھر کر سے اس طرح دبانا چاہیے کہ ٹہنی کا کٹا ہوا حصہ مٹی میں دب جائے۔ جب کافی مٹی بھر جاتی ہے تو چٹی کا دوسرا کنارے کے دوسری طرف ٹہنی سے باندھ دیا جاتا ہے۔ اس باندھ کی صورت بیضاوی ہو جاتی ہے۔ جو مٹی بھری جائے وہ صرف اتنی ہی گیلی ہو کہ مٹھی میں بانے سے لبستہ ہو جائے اور چھوڑنے پر تھوڑے سے دباؤ سے بکھر جائے زیادہ گیلی مٹی اس کام کے لئے ٹھیک نہیں ہوتی گوٹی باندھنے کے بعد اسے برابر پانی دینے کا خیال رکھنا چاہیے۔ اسکے لئے سہل طریقہ یہ ہوگا کہ ایک مٹی کا برتن جسکے پیندے میں چھید ہو گوٹی پر لٹکا دیا جائے اور اس میں ہمیشہ صبح کو پانی بھرد یا جائے۔ برتن کے چھید میں کپڑے کی بتی لگا دیجائے تو اسکے ذریعہ سے گوٹی پر پانی ٹپکتا رہیگا اور مٹی ضرورت کے موافق گیلی بنی رہیگی۔ مندرجہ بالا طریقے سے بندھی ہوئی گوٹی تین چار ہفتہ میں جڑیں پھینک دیتی ہے جو چٹی کے باہر نکل آتی ہیں۔ انکے نکلنے کے ایک دو ہفتہ بعد ٹہنی کو پیڑ سے الگ کر کے اچھی کھاد دی ہوئی سایہ دار زمین میں لگا دینی چاہیے۔ بعد میں برابر پانی دیا جائے تو وہ وہاں اُگ جاتی ہے جہاں سے ہٹا کر مقامی جگہ پر برسات میں لگائی جا سکتی ہے۔ پانی دینے کی دقت سے بچنے کے لئے مالی اکثر گوٹی برسات میں باندھا کرتے ہیں جون کے آخر میں چھال نکال کر جولائی میں مٹی باندھ دی جاتی ہے اور آخر ستمبر تک ٹہنی کو الگ کر کے ذخیرہ میں لگا دیتے ہیں۔ اسطرح لگائے ہوئے نئے پودے دو ڈھائی مہینہ تک ویسی ہی حالت میں بنے رہتے ہیں اور دسمبر میں جبکہ لیچی کے پیڑ نئی کوپل پھینکتے ہیں وہ بھی نئے کوپل دینے لگتے ہیں ایسا کرنے سے پانی دینے کا سوال تو ضرور حل ہو جاتا ہے مگر مٹی کے زیادہ گیلی رہنے سے ٹہنی کی پھولی ہوئی باڑھ جس میں سے جڑیں نکلتی ہیں سڑ جانیکا ڈر رہتا ہے۔ اسلئے مناسب یہ ہوگا کہ قسطاً اگست سے اس کام کو شروع کر کے اکتوبر میں ٹہنی ذخیرہ میں لگا دیجائے جس سے نومبر میں پودا زمین میں لگ کر دسمبر میں نئے کوپل پھینک دے۔

داب قلم (Layering) جس سے لوچی میں پودے تیار کرنے میں اگر کرنا ہو

---

* گوٹی کیلئے جو ٹہنی چنی جائے وہ بہت نیچی نہ ہونی چاہیے۔ کیونکہ چٹی میں کچھ کھانے کی چیز سمجھکر اسے گیدڑ توڑ دیتے ہیں۔ وہ بہت اونچی بھی نہ ہونی چاہیے کیونکہ وہاں چڑیا نقصان پہونچاتی ہے۔

تو مندرجہ ذیل طریقہ اچھا ہوگا۔

ایک تندرست ٹہنی جو بغیر ٹوٹے جھکائی جا سکے اسکی چھال گوٹی کی طرح چھڑا دینی چاہئے پھر ایک گملا ایسا لینا چاہئے جس میں آمنے سامنے اسکے کنارے سے تین چار انچ گہرے ایسے کٹاؤ ہوں جو ٹہنی کی موٹائی سے کچھ زیادہ چوڑے ہوں اس گملا کو کٹاؤ تک بالو۔ زرخیز مٹی اور سڑے ہوئے پتوں کی کھاد سے بھر کر اسی ٹہنی کے پاس اس طرح رکھا جائے کہ ٹہنی ان دو کٹاؤ کو پار کرتی ہوتی اس میں اچھی طرح جم جائے۔ اسکے بعد گملے کے کٹاؤ مٹی سے بند کر کے سارے گملے کو مٹی بالو اور پتوں کی کھاد سے بھر دینا چاہئے۔ گملے کے کنارے پر بھی ایک ایک انچہ مٹی چڑھا دی جاتی ہے کہ پانی باہر بہہ نہ جائے۔ اسطرح لگانیسے ٹہنی کا کٹا ہوا حصہ مٹی میں اچھی طرح دب جاتا ہے اور زرخیز مرکب پاکر پہلے اس میں ایک پھولی ہوئی باڑھ (A sort of callus) بنتی ہے اور پھر جڑیں نکل آتی ہیں۔ اسکی سینچائی کیلئے ایک باریک چھید دالا برتن اگر گملے پر رکھکر ہمیشہ پانی بھر دیا جائے تو ضرورت کے مطابق سینچائی ہوتی رہیگی۔

داب قلم کے لئے مناسب وقت اپریل سے لیکر آخر مئی تک ہے برسات میں بھی داب قلم لگائی جا سکتی ہے۔ مگر اس میں کامیابی کچھ کم ہوتی ہے۔ کیونکہ مٹی کے بہت گیلی رہنے سے ایک تو جڑ پھینکنے والی باڑھ کے سڑ جانیکا ڈر رہتا ہے اور دوسرے اس موسم میں جڑوں کی بناوٹ بھی زیادہ نہیں ہوا کرتی۔ اپریل مئی میں لگائی ہوئی قلمیں وسط اگست میں پیڑ سے علیحدہ کرکے ایک مہینہ کے لئے ذخیرہ میں رکھنے کے بعد آخر ستمبر یا شروع اکتوبر میں مقامی جگہ پر لگائی جا سکتی ہے۔ اس وقت تک قلم کی عمر قریب چھ مہینہ کے ہو جاتی ہے۔

زمین کی تیاری۔ پہلی تیاریاں وہی سب ہونی چاہئے جو دوسرے پھلدار پیڑوں کے لئے کی جاتی ہیں۔ اس کے لئے گڑھے مندرجہ ذیل طریقہ سے تیار کر لینے چاہئے۔ مئی کے مہینہ میں تین فٹ قطر کے دو تین فٹ گہرے گڑھے کھود کر قریب قریب تین ہفتہ تک مٹی کھلی چھوڑ دینی چاہئے۔ گڑھوں میں کم از کم ۲۵ فٹ کا فاصلہ مناسب ہوگا اچھی زرخیز زمین میں ۳۰ فٹ کا فاصلہ بھی زیادہ نہ ہوگا۔ قریب تین ہفتہ کے بعد کھلی ہوئی مٹی کے دو تہائی حصہ میں دو سیر ہڈی کا برادہ اور پچیس تیس سیر گوبر کا کھاد اچھی طرح ملانیکے بعد اسی گڑھے میں بھر دینی چاہئے۔ اس مٹی کے اوپر باقی مٹی ڈالکر گڑھے کو اسی حالت میں چھوڑ دینا چاہئے دو ایکبار پانی گرنے کے بعد جب مٹی اچھی طرح جم جائے تب پودے لگانیکے لئے جتنی مٹی کھودنیکی ضرورت ہو اتنی کھود کر انہیں لگا سکتے ہیں۔

<u>پودا لگانا</u>۔ گوٹی سے تیار کئے ہوئے پودے شروع برسات میں یعنی جون جولائی میں لگائے جا سکتے ہیں۔ اس وقت تک پودے کی عمر قریب دس مہینہ کے ہوگی۔ (داب قلم

دو سال کی عمر والا لیچی کا پودا بھی کامیابی کے ساتھ لگایا جا سکتا ہے مگر ایسے زیادہ عمر کے پودے لگانیکی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ لیچی کے پودے لگانیکے وقت ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ جنکا دوسرے پودے لگانیکے وقت رکھا جاتا ہے اگر پودے کہیں باہر سے منگائے ہوں تو سفر میں وہ کمزور ہو جاتے ہیں اسلئے پہلے انہیں کچھ دنوں تک ذخیرہ میں لگا دینا چاہئے اور جب وہ پورے تندرست ہو جائیں تب مستقل جگہہ میں لگانا ٹھیک ہوگا پالے سے بچانیکے لئے چھوٹے پودوں پر چھپر یا چٹائی سے سایہ کرنا بہت ضروری ہے

سینچائی۔ پانی کتنا اور کے بار دینا چاہئے۔ یہ زمین اور مقامی آب و ہوا پر منحصر ہے۔ شمالی بہار میں جہاں لیچی کثرت سے ہوتی ہے آب و ہوا اور مٹی ایسی ہے کہ پانی دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف چھوٹے پیڑوں کو گرمی میں پانی دینا پڑتا ہے کیونکہ دوسری جگہہ میں ایسی صورت کمیاب ہے اسلئے وہاں جنوری سے شروع برسات تک جبکہ لیچیاں پھولتی اور پھیلتی ہیں پانی برابر دینا چاہئے پودوں کو جہاں ضرورت ہو جاڑے میں بھی پانی دینا چاہئے۔ سینچائی نالیوں اور گول کیاریوں کے ذریعہ سے ہونی چاہئے کیاریوں میں تنہ کے پاس کچھ مٹی بھی چڑھی رہنی چاہئے (Ring System of Irrigation)

بعد کی دیکھ بھال۔ لیچی کے پودے لگانیکے بعد باغیچہ کی زمین میں گھاس پات نہونے دینا چاہئے اور زمین کی جتائی بھی ہوتی رہے تو فائدہ مند ہوگا۔ گو بہار کی زمین میں لیچی کے زرخیز ہونیکی وجہ سے کھاد نہیں دیجاتی مگر دوسری جگہوں میں دینا نفع بخش ہی نہیں بلکہ ضروری ہے۔ اسکے لئے پتے یا گوبر کا کھاد ٹھیک ہوگا۔ انکے ساتھ تین سیر رینڈی یا نیم کی کھلی دو سیر ہڈی کا برادہ اور چار سیر راکھ اگر ہر ایک پیڑ میں ڈالی جائے تو اور بھی عمدہ ہوگا۔ چونکہ الگ الگ کھلیوں میں نائٹروجن (Nitrogen) کی مقدار الگ الگ ہوتی ہے اسلئے انکو مد نظر رکھکر کھلی کی مقدار بڑھائی گھٹائی جا سکتی ہے۔ یہ مرکب اس طرح ڈالنا چاہئے کہ پیڑ کے گھیر سے کے نیچے کی زمین پر قریب ایک انچ موٹی تہ ہو جائے۔ پیڑ کے تنہ کے پاس کی کچھ زمین چھوڑ کر یہ کھاد دینی چاہئے۔ مٹی کھود کر جب کھاد اچھی طرح ملا دیجائے تو سینچائی ہونی لازمی ہے۔ کھاد کی مندرجہ بالا مقدار ۱۵ فٹ والے قطر کے پیڑ کے لئے ہے۔ اسلئے پیڑ کے پھیلاؤ کا خیال کرکے کھاد کی مقدار بڑھائی گھٹائی جا سکتی ہے۔ مندرجہ بالا کھاد کی بجائے مچھلی یا مچھلی کا کھاد ہر ایک پیڑ کو دیا جائیگا تو اچھا ہوگا۔

دوسری فصلیں (Catch crops) لیچی کے باغیچہ سے پہلے ۵ چھ سال تک آلو مرچ وغیرہ کی فصلیں جن سے اچھی آمدنی ہو لینی چاہیئے تاکہ لیچی سے آمدنی ہونے کے وقت تک ان سے ملتی رہے ایسی فصلوں کو کھاد بھی پوری دینی چاہیئے تاکہ زمین کی زرخیزی پر زیادہ بار نہو۔

کاٹ چھانٹ۔ چھوٹے پیڑوں کی کاٹ چھانٹ ان کے اچھی شکل ہونیکے لئے کیجاتی ہے

فاضل شاخیں یا ایسی جو پیڑ کی خوبصورتی میں رکاوٹ پیدا کرتی ہوں کاٹ دیجاتی ہیں۔ بڑے پیڑوں میں کاٹ چھانٹ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ جب پھل توڑے جاتے ہیں تو قریب ایک فٹ لمبی ٹہنیوں کے ساتھ ہی توڑے جاتے ہیں۔ ان ٹہنیوں کے توڑنے سے پیڑ کو نقصان نہیں ہوتا کیونکہ پھل ہمیشہ نئی ٹہنیوں پر ہی لگتے ہیں۔ بڑے پیڑوں کی کاٹ چھانٹ زیادہ تر اسوقت کیجاتی ہے جب پیڑ پرانے ہو جاتے ہیں پھل چھوٹے ہو کر پھٹنے لگتے ہیں اور پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ ایسی کاٹ چھانٹ سے نئی شاخیں نکل آتی ہیں۔ دو ایک سال تک اچھے پھل بھی کچھ ملجاتے ہیں مگر پیداوار اتنی کم ہوتی ہے کہ تجارت کے خیال سے ایسا کرنا فضول ہے۔

کیڑے اور بیماریاں (Pest and diseases) لیچی کے پتوں کو موڑ کر سکھا دینے والی بیماری (Lichi leaf curl) کے سوا دوسری کوئی بیماری نہیں پائی گئی ہے جس سے بہت نقصان ہوتا ہو اس طرح کا نقصان ایک سفید جنتو (Whitish mite) سے ہوتا ہے جو پتوں کے نیچے کی طرف بالوں میں ڈھکا ہوا ملتا ہے۔ یہ اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ بے خوردبین کی مدد کے نہیں دکھائی دیتا اس سے بچانے کے لئے مندرجہ ذیل تحریر جو رائے بہادر سی۔ ایس۔ مصرا (1st Asstt. to Impl. Entomologist) کے مضمون سے لی گئی ہے قابل اوجہ ہے۔ یہ مضمون رسالہ اگریکلچرل جنرل آف انڈیا میں چھپا ہے

پتوں کے نیچے کی طرف مخمل کے مانند باڑھ کا نظر آنا ہی جنتو (Mite) کی موجودگی کی علامت ہے۔ زیادہ تر پیڑوں میں یہ بیماری نیچے سے اوپر کی طرف جاتی ہے۔ بیماری کے ابتدا میں مخملی باڑھ ہلکی بھورے رنگ کی ہو کر گہری ہو جاتی ہے۔ جب بیماری زیادہ زور پر ہوتی ہے تب پتے مڑنے لگتے ہیں۔ اسوقت جنتو انہیں چھوڑ کر نئے پتوں پر چلے جاتے ہیں۔ بیماری اکثر اوائل مئی سے شروع ہو کر وسط جولائی تک اپنی حد کو پہونچ جاتی ہے۔ اکثر پرانے پیڑوں پر یہ بیماری اتنی زور کی نہیں ہوتی جتنی کہ نئے پر ہوتی ہے۔ مئی یا جون میں فصل لینے کے بعد مندرجہ ذیل طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔

(۱) بیماری والی ٹہنیاں اور پتوں کو علیحدہ کر کے جلا دینا چاہیے۔ ٹہنیاں توڑتے وقت جتنی کم ہلانے سے کام چل سکے اتنی ہی کم ہلانی چاہیے ورنہ جنتو نیچے گر کر پھر اوپر چڑھ جاتے ہیں۔

(۲) پیڑ کے نیچے کے پتے بھی اکٹھے کر کے جلا دینے چاہیے

(۳) ایک کپڑے کا لمبا ٹکڑا الکترہ یا کوڈ آیل املشن میں ڈبو کر پیڑ کے تنے پر لپیٹ کر باندھ دیا جائے تو جنتو اوپر نہ چڑھ سکینگے۔

(۴) کروڈ آیل املشن اور گندھک کے پھول (Flowers of Sulphur) کا چھڑکاؤ

پیڑوں پر ہونا چاہیے۔ چھڑکاؤ کے پہلے بیماری شدہ ٹہنیاں اور پتے اکٹھا کر کے جلا دینا چاہیے
ممکن ہے یہ عمل کئی سال تک متواتر کرنا پڑے۔ لیکن پہلے سال میں ہی پیڑ کی تندرستی اور پیداوار میں فائدہ معلوم ہوگا۔

چھڑکاؤ کا طریقہ۔ اگر کروڈ آئل املشن آسانی سے نہ مل سکے تو کیروسین املشن بھی کام میں لایا جا سکتا ہے۔ جیسے مندرجہ ذیل طریقہ سے بنا سکتے ہیں۔

۴ چھٹانک صابن (Bar soap) کے ٹکڑے کر کے انہیں ۵ سیر پانی میں اتنا ابالنا چاہیے کہ صابن اچھی طرح گھل جائے۔ پھر آگ سے علیحدہ کر کے اسمیں دس سیر مٹی کا تیل ملانا چاہیے تاکہ تیل اس میں اچھی طرح ملجائے۔ اسکے لیے پچکاری ٹھیک ہوگی۔ مندرجہ بالا مرکب استعمال کرتے وقت مندرجہ ذیل طریقہ سے گندھک اور پانی ملانا چاہیے۔ ۱۰ چھٹانک مرکب میں ۲ چھٹانک گندھک کے پھول ملانا پڑتا ہے۔ اسکے لیے تھوڑا سا کیروسین املشن (½ ۲ چھٹانک) لیکر اس میں گندھک خوب اچھی طرح ملا دینا چاہیے۔ ضرورت ہونے سے کچھ پانی بھی دیا جا سکتا ہے۔ بعد میں سارے مرکب کو ۲۰ سیر پانی میں گھول کر کام میں لانا چاہیے اگر مندرجہ بالا مرکب سے فائدہ کم ہو تو گندھک کی مقدار دونی کر دینی چاہیے۔ یعنی ۱۰ چھٹانک کیروسین املشن۔ ۴ چھٹانک گندھک اور ۲۰ سیر پانی دینا چاہیے۔

جہاں کروڈ آئل املشن مل سکے وہاں اسکا استعمال مناسب ہوگا۔ ایسے ہی مندرجہ بالا مقدار میں کام میں لانا چاہیے۔ یعنی دس چھٹانک کروسین املشن کے بجائے ۱۰ چھٹانک کروڈ آئل املشن کام میں لانا چاہیے۔ دونوں کے نہ ملنے پر صابن اور گندھک کا چھڑکاؤ بھی فائدہ مند ہوگا۔ ½ ۲ سیر صابن اور ۴ چھٹانک گندھک کو ۷۰ سیر پانی میں ملانا چاہیے ۵ سیر پانی میں صابن ڈالکر خوب ابالنا چاہیے۔ دوسری طرف گندھک کا مرکب تھوڑے پانی کے ساتھ بنانا چاہیے۔ پھر دونوں مرکب کو پانی کو جلاتے رہکر اس میں ڈالنا چاہیے تاکہ سب چیزیں اچھی طرح ملجائیں۔ گندھک کے پھول کسی عطار کے یہاں سے خریدے جا سکتے ہیں۔ چھڑکاؤ کے لیے گندھک کے پھول ہی کام میں لانے چاہیے۔ گوٹی والا گندھک (Roll Sulphur) ٹھیک نہیں ہوتا کیونکہ مہین برادہ بنانے پر بھی اس سے چھڑکاؤ والی مشین یا پچکاری کے منہہ کے باریک سوراخ بند ہو جاتے ہیں چھڑکاؤ کرتے وقت اس کا پورا خیال رہے کہ پتوں کے نیچے کا حصہ پوری طور پر بھیگ جائے اور پیڑ کا کوئی حصہ بے چھڑکاؤ کے نہ رہے۔ چھڑکاؤ کے لیے مناسب وقت شام کا ہے۔ جب بارش ہونیکا امکان ہو تو اس وقت چھڑکاؤ نہ کرنا چاہیے۔ جب بہت سے پیڑوں پر چھڑکاؤ کرنا ہو تو بڑی مشین گاڑی پر رکھکر چھڑکاؤ کیا جائے تو بہتر ہوگا۔ تھوڑے پیڑوں کے لیے

نیپ سیک مشین (Knapsack Sprayer) کارآمد ہوگی۔ چھوٹے پیڑوں پر پچکاری سے بھی چھڑکاؤ ہو سکتا ہے گو اس میں مشین کے بہ نسبت وقت کچھ زیادہ صرف ہوتا ہے۔ مشین کے نہ ہونے پر بڑے درختوں پر بھی پچکاری سے چھڑکاؤ کرنا نہ کرنے سے بہتر ہی ہے۔ چھڑکاؤ کی خرچ فی پیڑ ڈیڑھ آنہ پڑتا ہے جو پیڑوں اور فصل کی لحاظ سے زیادہ نہیں کہا جا سکتا۔ چھڑکاؤ سے صرف جنتو ہی نہیں مرتے بلکہ پیڑ بھی اچھے نظر آتے ہیں اور پھلتے بھی زیادہ ہیں۔ پھلوں کے پکنے کے وقت چمگادڑ اور چڑیا بھی بہت نقصان پہونچاتی ہیں ان سے بچانے کے لئے جالی لگانی پڑتی ہے یا انہیں کسی طرح کی آواز یا دوسری کوئی ترکیب سے بھگانا پڑتا ہے اگر پیڑ کے چاروں طرف بانس کے کھمبوں پر بانس کی ٹٹیاں لگا دی جائیں تو اور بھی اچھا ہوگا ایسا کرنے سے ہوا اور چڑیاں دونوں سے بچاؤ ہوگا۔

لیچی کے پھلنے کا وقت۔ نئے پیڑ چھ سال کے ہونے پر پھلنا شروع ہو کر پچاس سال کی عمر تک پھلتے رہتے ہیں۔ تجارت کے لحاظ سے دس سال سے ۴۰ سال تک کے پیڑ مناسب سمجھنا چاہیے۔ پانچ سال کے پیڑ سے قریب ۵۰۰ پھل مل سکتے ہیں۔ دس سال کی عمر تک یہ تعداد دوگنی تگنی ہو جاتی ہے۔ معمولی حالتمیں ۲۰ سے ۳۰ سال کے پیڑوں سے چار پانچ ہزار پھل فی پیڑ کا اندازہ کیا جا سکتا ہے ویسے تو اچھے کھلے میدان میں لگائے ہوئے پیڑ سے ۱۵۰۰۰ پھل بھی ملے ہیں پھل کے بیوپاری پھولے ہوئے یا پھل لگتے ہوئے پیڑ انکو دیکھکر باغیچہ خرید لیتے ہیں۔ انسے عـہ سے فی پیڑ یا ۱۵۰ سے ۲۰۰ روپیہ فی ایکڑ کی آمد کا اندازہ سہولیت کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ گو شروع موسم میں پھل فی روپیہ ۴۰۰ سے بک کر وسط موسم میں ۸۰۰ پہونچنے پر آخر موسم میں یہ تعداد ۲۰۰۰ تک پہونچ جاتی ہے پھر بھی پھلوں کے بیوپاریوں سے معمولی حالت میں مندرجہ بالا اندازے سے زیادہ نہیں مل سکتا۔ ویسے اگر مالک خود اپنا مال بیچنے کا بندوبست کر سکے تو عـہ سے عـہ فی پیڑ بھی پا سکتا ہے کیونکہ دس اور چالیس سال کے درمیانی عمر کے پیڑوں سے دو من سے چار من تک لیچی مل سکتی ہے۔ باغیچہ خریدنے والونکو اچھی برے موسم کا خیال رکھنا پڑتا ہے اسلئے مندرجہ بالا تخمینہ (۱۵۰ سے ۲۰۰ روپیہ فی ایکڑ) سے زیادہ نہیں دے سکتے۔ پھلوں کے پکنے کیوقت اگر زور کی لو چل جائے یا اولے گر جائیں تو پھل پھٹ جاتے ہیں اور جھڑ جاتے ہیں۔ ایسے سالوں میں نفع کم ہونے میں کوئی شک نہیں مگر کبھی کبھی نقصان بھی ہو جاتا ہے۔ اسکے خلاف اگر ہوا ٹھنڈی رہی اور مئی کے آخر میں ایک بارش ہو جائے تو پھل اچھے ہو جاتے ہیں اور بیوپاری اچھا فائدہ اٹھا لیتا ہے۔

پھل بھیجنے کے طریقے۔ اگر پھل اتنی دور بھیجنا ہو کہ سفر میں تین چار دن لگ جائے تو انھیں اسوقت توڑنا چاہیے جبکہ وہ کچھ سرخ ہوں۔ انھیں کچھ پتے اور ٹہنیوں کے ساتھ

توڑنا چاہیے۔ نئے پھلوں کو ٹوکریوں میں بھرتے وقت کام میں لائے جاسکتے [illegible] ٹہنیوں
کے لگے رہنے سے پھل پتے رسدار رہتے ہیں۔ اسکے علاوہ ٹہنیونکے لگے رہنے سے پھل خراب بھی نہیں ہوتے
کیونکہ اگر ٹہنی توڑ دیجائے تو پھل اور ٹہنی کے جوڑ کی جگہ کا کچھ چھلکا ٹوٹ جاتا ہے اور اندر کا
گودا کھل جاتا ہے جس میں جراثیم پہونچکر اسکو خراب کر دیتے ہیں۔ ڈہرادون کیطرف اکثر Moss
میں یا پشم کے پتوں میں بھی پھل بھیجے جاتے ہیں جس سے پھلوں کی سرخی قائم رہکر اچھی
حالت میں اپنے مقام پر پہونچ جاتے ہیں۔ پھل بھیجنے کیلئے آٹھ دس انچ اونچی ٹوکریاں کام
میں لائی جاتی ہیں۔ پھلونکو بند کرنیکے پہلے ٹوٹے پھوٹے چھوٹے اور خراب پھلونکو چھانٹ
دینا چاہیے۔ چھوٹے پارسل کیلئے ایسی ٹوکری جس میں ۵۰ پھل رکھے جاسکیں مناسب ہوگی
ایسی ٹوکری کا وزن قریب ۱۰ سیر ہوگا۔ چنیدہ پھل ڈالی کے لئے بھیجنا ہو تو ایسی چھوٹی ٹوکریاں
کام میں لائی جاہیے جن میں ایکسو سے ڈیڑھ سو لیچی آجائے ایسی آٹھ یا بارہ ٹوکریاں ایک
ساتھ دو قطار میں اور دو تہ میں رہکر ایک کریٹ میں بھیجی جاسکتی ہیں۔

سوکھی اور (Preserved) لیچی کی تجارت۔ چین سے سوکھی لیچیاں ولایت
اور امریکہ بہت بھیجی جاتی ہیں اگر ہندوستان میں اسکی کھیتی پھیلائی جائے تو کوئی وجہ
نہیں کہ ہندوستان بھی ایسا کیوں نہ کرسکے۔ پھل چینی کے شیرہ میں بوتلوں یا ٹین میں بھی
کافی وقت تک رکھے جاسکتے ہیں۔ مظفر نگر میں یہ کام ایک چھوٹے کارخانہ میں اچھی
طرح شروع کیا گیا ہے۔

فہرست رسالہ جات اُردو و ہندی جو گورنمنٹ سنٹرل پریس الہ آباد میں بغرض فروخت موجود ہیں

رسالہ نمبر	مضمون	حجم	قیمت علاوہ محصول ڈاک
پھلدار درختوں کی کاشت کا سلسلہ نمبر ۱	پھلدار درختوں کی کاشت کا رسالہ	۲	۱ر ۲ پائی
" " نمبر ۲	پپیا یا پپیتا یا ارنڈ خربوزہ	۴	۱ر
" " نمبر ۳	ممالک متحدہ کے میدانوں میں پیدا ہونے والے چند عام پھلوں کو کیڑوں کے ذریعہ سے پہونچنے والے نقصانات اور اُن سے بچنے کی تراکیب اور سامانات۔	۳۰	۲ر
" " نمبر ۴	انتخاب باغات اور ان کی نگہداشت	۱۶	۳ر
" " نمبر ۵	اسٹرابیری	۱۱	۱ر ۶ پائی
" " نمبر ۶	سنترہ۔ نارنگی و دیگر ترشاوے کی کاشت۔ (زیر طبع ہے)		
" " نمبر ۷	لیموں و نارنگی کی عام بیماریاں	۸	۱ر ۲ پائی
...	...	...	
...	...	...	
...	...	...	

علاوہ مندرجہ بالا رسالوں کے اور بہت سے رسالہ جات متعلق زراعت انگریزی میں بھی فروخت کے لئے موجود ہیں۔ درخواست آنے پر بھیجے جا سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ۔ سوپرنٹنڈنٹ پرنٹنگ و اسٹیشنری ممالک متحدہ الہ آباد